مقامِ مسیح موعود

بزرگانِ اُمت کی نظر میں

تقریر

جناب قاضی محمد نذیر صاحب فاضل مرحوم

برموقعہ

جلسہ سالانہ منعقدہ جنوری ۱۹۶۷ء

نظارت اشاعت لٹریچر و تصنیف صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

مقامِ مسیح موعود بزرگانِ اُمت کی نظر میں

تشہد اور تعوذ کے بعد آپ نے مندرجہ ذیل آیت قرآنیہ کی تلاوت فرمائی:-

مَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتَابَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُوْلَ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَادًا لِّيْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ كُوْنُوْا رَبَّانِيِّيْنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتَابَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ

اس کے بعد فرمایا:-

میری تقریر کا موضوع ہے "مقام مسیح موعود بزرگان امت کی نظر میں" اور یہ موضوع اس لئے مقرر کیا گیا ہے کہ مقام مسیح موعود کے متعلق دنیا کا ایک حصہ بعض غلط فہمیوں میں مبتلا ہے یا اس لئے کہ بعض لوگ بانی سلسلہ احمدیہ

کے مقام کے متعلق دانستہ غلط فہمیاں پھیلاتے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ
حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے خلاف سب سے بڑا اعتراض جو کیا جاتا ہے۔ وہ
یہ ہے کہ آپ کا دعویٰ ختم نبوت کے خلاف ہے۔ اگر یہ مسئلہ دنیا
کی سمجھ میں آجائے کہ بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی
کا دعویٰ ختم نبوت کے منافی نہیں تو ہمارے مسلمان بھائیوں کو احمدیت
قبول کرنے میں کوئی روک نہیں ہے۔ سب روکیں خدا نے مٹا دیں اور
نشان پر نشان ظاہر کئے اور دنیا دیکھ رہی ہے کہ حضرت بانی جماعت
احمدیہ نے جس مشن کو جاری کیا اب وہ دنیا میں کامیاب ہے۔ دنیا دیکھ
رہی ہے کہ اکناف عالم میں حضرت بانی جماعت احمدیہ کے قائم کردہ سلسلہ
کے ذریعہ اسلام کی تبلیغ ہو رہی ہے۔ دنیا دیکھ رہی ہے کہ وہ لوگ جو اس
زمانہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دینے میں لذت محسوس کرتے تھے
آج آپ کے روحانی سپوت حضرت میرزا غلام احمد قادیانی کے ہاتھ پر اسلام
قبول کرکے پانچوں وقت آنحضرت پر درود بھیج رہے ہیں۔

یہ پاکیزہ انقلاب جو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے ذریعہ ساری دنیا میں ظہور
پذیر ہو رہا ہے یہ لوگوں کی نگاہ سے مخفی نہیں۔ لیکن ایک طبقہ اس حسن اور خوبی کو چھپانے
کیلئے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ پر الزام دیتا ہے کہ آپ نے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ
وسلم کے مقابلہ میں نبوت کا دعویٰ کر دیا ہے چونکہ یہ دعویٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کی شان خاتم النبیین کے خلاف ہے اس لئے قابل قبول نہیں۔ حضرت بانی سلسلہ
احمدیہ کا دعویٰ سب سے پہلے میں حضور کے الفاظ میں پیش کر دینا چاہتا ہوں تا اس
غلط فہمی کا ازالہ ہو جائے کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ
میں کھڑے ہو کر نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ حضور اپنی کتاب تتمہ حقیقۃ الوحی ص۶۸ پر فرماتے ہیں:۔

"میری مراد نبوت سے یہ نہیں ہے کہ میں نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے مقابل پر کھڑا ہو کر نبوت کا دعویٰ کرتا ہوں یا کوئی نئی شریعت لایا ہوں
صرف مراد میری نبوت سے کثرت مکالمت و مخاطبت الٰہیہ ہے جو آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے حاصل ہے۔"

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ اس کے بعد دوسرے لوگوں کو مخاطب کرکے فرماتے ہیں:۔

"سو مکالمہ و مخاطبہ کے آپ لوگ بھی قائل ہیں۔ پس یہ صرف لفظی نزاع ہوئی
یعنی آپ لوگ جس امر کا نام مکالمہ و مخاطبہ رکھتے ہیں میں اس کی کثرت کا نام
بموجب حکم الٰہی نبوت رکھتا ہوں۔"

پھر فرماتے ہیں:۔

"ما اعنی من النبوۃ ما یعنی فی الصحف الاولیٰ بل ھی درجۃ لا تعطیٰ
الا من اتباع نبینا خیر الوریٰ" (استفتاء تتمہ حقیقۃ الوحی ص۱۶)

یعنی میری مراد نبوت سے وہ نہیں ہے جو صحف اولیٰ میں لی گئی بلکہ یہ
نبوت جو مجھے حاصل ہے ایک ایسا درجہ ہے جو صرف اور صرف حضرت محمد مصطفےٰ

احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے حاصل ہو سکتا ہے آپکی غلامی میں حاصل ہو سکتا ہے آپ کی پیروی میں حاصل ہو سکتا ہے۔

آگے فرماتے ہیں :۔ "وعل من حصلت له هٰذه الدرجة

جس شخص کو یہ درجہ حاصل ہو جائے اس کو کیا ملتا ہے یکلّمہ اللہ .....

..... ذٰلك الرجل بكلام اكثر واجلى اللہ تعالیٰ اس بندے کے ساتھ مصفّٰی کلام کرتا ہے۔

پس حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کا دعویٰ نہ تشریعی نبوت کا ہے نہ مستقل نبوت کا بلکہ آپ کا دعویٰ یہ ہے کہ آپ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہیں۔

"خاتم النّبیین" کی شان حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ کے اپنے الفاظ میں یہ ہے :۔

"اللہ جلّشانہ نے آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کو صاحب خاتم بنایا یعنی آپ کو افاضہ کمال کے لئے مُہر دی جو کسی اور نبی کو ہرگز نہیں دی گئی۔ اسی وجہ سے آپ کا نام خاتم النّبیین ٹھہرا۔ یعنی آپ کی پیروی کمالات نبوّت بخشتی ہے اور آپ کی توجّہ رُوحانی نبی تراش ہے۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۷ حاشیہ)

احبابِ کرام! میری تقریر کا عنوان چاہتا ہے کہ میں یہ بتاؤں کہ جو عقیدہ ہمارا ہے تمام اُمّت محمدیہ کو یہ عقیدہ مسلّم ہے۔ تمام امت محمدیہ کا اس بات پر اتفاق ہے اور جو لوگ اس سے اختلاف رکھتے ہیں ان کی کوئی حقیقت نہیں۔ مسیح موعود حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلّم کا امتی بھی ہے۔ اس بات سے علمائے دین کو اختلاف نہیں

ہے کہ مسیح موعود کا وجود منصوص طور پر نبی ہے۔ اس لئے کہ سرورِ کائنات فخرِ موجودات حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلّم نے آنے والے مسیح موعود کی شان میں یہ فرمایا ہے۔

"اَلَا اِنَّہٗ خَلِیْفَتِیْ فِیْ اُمَّتِیْ وَاَلَا اِنَّہٗ لَیْسَ بَیْنِیْ وَبَیْنَہٗ نَبِیٌّ وَلَا رَسُوْلٌ (طبرانی)

لوگو! سُن لو کہ مسیح موعود میری امت میں میرا خلیفہ ہے اور یاد رکھو کہ میرے اور اس کے درمیان نہ کوئی اور نبی ہے نہ رسُول۔

یہ پوزیشن مسیح موعود کی حدیث نبوی سے ثابت ہے اور یہ پوزیشن مسیح موعود کی علمائے امت محمدیہ نے تسلیم کی ہے گو ایک طبقہ اس غلط فہمی میں مبتلا رہا ہے کہ مسیح موعود حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔ درحقیقت مسیح موعود امت میں سے پیدا ہونے والا تھا۔ یہ مسئلہ اُمّت میں مختلف فیہ رہا ہے۔ یعنی ایک گروہ مسلمانوں کا یہ مانتا چلا آیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس خاکی وجود کے ساتھ آسمان پر زندہ موجود ہیں اور وہی آخری زمانہ میں آئیں گے۔ بموجب حدیث نبویّہ گو نبی اور رسول ہوں گے مگر آنے پر نبی کریم صلّے اللہ علیہ وسلّم کی امت میں آپ کے خلیفہ اور آپ کے جانشین بھی ہونگے۔ مسیح موعود کی اس پوزیشن سے کہ وہ نبی بھی ہو گا امتی بھی علی العموم کسی کو اختلاف نہیں یہی پوزیشن بالکل حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی ہے۔ خدا تعالےٰ کے الہامات سے اور احادیث نبویہ کے مطابق جماعت احمدیہ یہ تسلیم کرتی ہے کہ حضرت میرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود ہیں اور ایک پہلو سے نبی ہیں اور ایک پہلو سے اُمّتی۔ آپ کو نئی شریعت لانے کا دعویٰ نہیں۔ نیا کلمہ بنانے کا

دعویٰ نہیں۔ نئی طرز عبادت پیدا کرنے کا دعویٰ نہیں ہے۔ آپ فرماتے ہیں ، اپنے آخری خط میں جو اخبار عام میں شائع ہوا :۔

" یہ الزام جو میرے ذمہ لگایا جاتا ہے کہ گویا میں ایسی نبوت کا دعویٰ کرتا ہوں جس سے مجھے اسلام سے کچھ تعلق باقی نہیں رہتا جس کے یہ معنی ہیں کہ میں مستقل طور پر اپنے تئیں ایسا نبی سمجھتا ہوں کہ قرآن شریف کی پیروی کی کچھ حاجت نہیں رکھتا اور اپنا علیحدہ کلمہ اور علیحدہ قبلہ بناتا ہوں اور شریعت اسلام کو منسوخ کی طرح قرار دیتا ہوں اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اقتداء اور متابعت سے باہر جاتا ہوں ، یہ الزام صحیح نہیں ہے بلکہ ایسا دعویٰ نبوت کا میرے نزدیک کفر ہے اور نہ آج سے بلکہ ہر ایک کتاب میں ہمیشہ یہی لکھتا آیا ہوں کہ اس قسم کی نبوت کا مجھے کوئی دعویٰ نہیں ہے "

پس حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا دعویٰ بزرگان امت کے عقیدہ کے مطابق ہے ۔

بزرگانِ امت کے بعض حوالہ جات

اب میں بعض حوالہ جات بزرگان امت کے پیش کرنا چاہتا ہوں کہ ان کا عقیدہ مسیح موعود کے بارہ میں کیا ہے ۔

حضرت ملا علی قاری علیہ الرحمۃ جو فقہ حنفیہ کے جلیل القدر امام ہیں اور محدث امت ہیں جن کی عزت اہل حدیث کی نگاہ میں بھی ہے جن کی عزت دیوبندیوں کی نگاہ میں بھی ہے اور جن کی عزت بریلوی بھی کرتے ہیں ۔ گویا ایک متفق علیہ

امام فقہ کے سمجھے گئے ہیں ۔ وہ بعض لوگوں کی تردید کرتے ہوئے جو کہتے ہیں کہ مسیح موعود جو آئے گا وہ نبی نہیں ہوگا کیونکہ نبی امتی نہیں ہو سکتا اور امتی نبی نہیں ہو سکتا تحریر فرماتے ہیں :۔

"لَا مُنَافَاۃَ بَیْنَ اَنْ یَّکُوْنَ نَبِیًّا وَّ اَنْ یَّکُوْنَ مُتَابِعًا لِنَبِیِّنَا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ بَیَانِ اَحْکَامِ شَرِیْعَتِہٖ وَاِتْقَانِ طَرِیْقَتِہٖ وَلَوْ بِالْوَحْیِ اِلَیْہِ"

فرماتے ہیں مسیح کے نبی ہونے اور اس کے امتی ہونے میں کوئی منافات نہیں ہے ، کوئی روک نہیں ہے ۔ نبی امتی ہو سکتا ہے اور نبی رہتے ہوئے امتی ہو سکتا ہے بشرطیکہ وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے احکام کو پختہ کرے آپ کی طریقت کو پختہ کرے خواہ وہ یہ کام اپنی وحی سے کرے ۔

پس حضرت ملا علی قاری علیہ الرحمۃ نے بحیثیت امام فقہ کے یہ فتویٰ دیا ہے ، یہ فیصلہ کیا ہے ، یہ عقیدہ پیش کیا ہے کہ مسیح موعود امتی بھی ہے اور نبی بھی ہے اور اس پر وحی نازل ہو سکتی ہے ۔

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب مسلّم مجدد امت ہیں ۔ اپنے زمانہ میں وہ بارھویں صدی کے مجدد ہیں اور ان کی عزت تمام مسلمانوں کے دلوں میں موجود ہے حنفی یا اہل حدیث ہوں ، دیوبندی ہوں یا دوسرے لوگ وہ فرماتے ہیں مسیح موعود کی شان میں

"حَقٌّ لَہٗ اَنْ یَّنْعَکِسَ فِیْہِ اَنْوَارُ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ"

(الخیر الکثیر ص ۷۲ مطبوعہ بجنور)

یعنی مسیح موعود کے لئے ضروری ہے کہ اس میں سید المرسلینؐ کے انوار کا عکس ہو۔ وہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ظل ہو۔ وہ آپ کا بروز ہو۔ یہ بات مسیح موعود کیلئے ضروری ہے آگے تحریر فرماتے ہیں :۔

"یزعم العامة انه اذا نزل الی الارض کان واحدًا من الامة "

کہ عوام الناس کہتے ہیں جب مسیح نازل ہوگا زمین کی طرف تو وہ صرف ایک امتی ہوگا نبی نہیں ہوگا کلاّ یہ بات غلط ہے ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا۔

بل ھو شرح للاسم الجامع المحمدی ونسخةٌ منتسخةٌ منه،

تم نہیں جانتے کہ مسیح موعود کی شان کیا ہے۔ فرماتے ہیں وہ تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کی پوری تشریح ہے اور اس کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دوسرا نسخہ تسلیم کرنا چاہیئے۔

یعنی یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی کاپی (سو طہ ح) اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا وجود ظلّی اور عکسی طور پر نازل ہوگیا ہے یہ آسمان سے زمین کی طرف آگیا ہے۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جو آسمانِ روحانیت کے سرتاج ہیں جب آسمان پر پہنچ چکے ہیں تو وہاں سے آپ کے انوار نبوت جو ہیں وہ مسیح موعود میں منعکس ہوں گے اور یہ مسیح کا نزول ہے زمین پر۔ مسیح جب نازل ہوگا تو وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہو بہو تصویر ہوگا۔ حضرت شاہ ولی اللہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ لوگو بیشک نبوت کا انقطاع ہوا ہے پر میں تمہیں بتا دیتا ہوں کہ کس قسم کی نبوت بند ہوئی ہے۔

" امتنع ان یکون بعدہ نبی مستقل بالتلقی •

آپ کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آسکتا تھا جو مستقل ہو اور اس پر شریعت نازل ہو۔ یہ حوالہ " الخیر الکثیر " صفحہ ۸۰ پر ہے۔

پھر فرماتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خُتِمَ بِیَ النبیّون اس کے یہ معنی ہیں :۔

اَیْ لَا یُوْجَدُ مَنْ یَّاْمُرُہُ اللہُ سُبْحَانَہٗ بِالتَّشْرِیْعِ عَلَی النَّاسِ (تفہیمات الٰہیہ تفہیم ۵۴)

خداوند تبارک وتعالےٰ جو ہر عیب سے پاک ہے کسی کو شریعت دے کر آئندہ لوگوں میں مبعوث نہیں کرے گا۔

کہا جاتا ہے کہ اس پر اُمّت کا اجماع ہے کہ رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں یہ بات درست ہے، برحق ہے اور ہم اسے تسلیم کرتے ہیں کہ ساری امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں۔ پر سوال یہ ہے کہ آپؐ کی آخریت کا مفہوم کیا ہے۔ نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلم کوئی معمولی درجہ کے نبی نہیں تھے۔ نبی کریمؐ خاتم النبیین ہیں نبیوں کے سرتاج ہیں کامل شریعت لے کر آئے اور اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا کے مصداق ہیں یعنی خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ آج میں نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ تمہارے لئے دین کامل کر دیا ہے اور تم پر نعمت کو پورا کر دیا ہے اور دین اسلام کو تمہارے لئے پسند کیا ہے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شریعت لانے والے نبی تھے آپ کو جب آخری نبی تسلیم کیا جائے گا۔

تو بحیثیت شارع کے تسلیم کیا جائیگا مطلق آخری نہیں قرار دیا جا سکتا۔ مطلق آخری آپ تب ہو سکتے تھے جبکہ صاحب شریعت نہ ہوتے جب آپ صاحب شریعت ہیں اور صاحب شریعت کی قید آپکی نبوت کے ساتھ لگی ہوئی ہے تو جب آپ کو آخری کہا جائیگا شریعت کی حیثیت کو ساتھ مدنظر رکھنا ہوگا پس رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں بیقیناً ہیں۔ لیکن چونکہ آپؐ شارع ہیں اس لئے آپؐ تشریعی انبیاء میں آخری فرد ہیں اب جو بھی کوئی آپؐ کے بعد آئے گا۔ وہ آپؐ کا خادم ہوگا۔ وہ آپؐ کا روحانی فرزند ہوگا۔ وہ آپؐ کا غلام ہوگا۔ آپؐ کے غلاموں سے باہر کسی کو مقام نبوت نہیں مل سکتا یہ ہیں خاتم النّبیّین کے ایک معنی بلحاظ آخری نبی ہونے کے مگر خاتم النّبیّین کے معنی آخری نبی اصل معنی نہیں ہیں۔ بالکل اصل معنی نہیں ہیں آپ بڑے زور کے ساتھ اس بات کو دنیا کے سامنے پیش کر سکتے ہیں کہ خاتم النّبیّین کے حقیقی معنی اور خاتم النّبیّین کے اصلی معنی اور خاتم النّبیّین کے مقدم معنی یہ ہیں جو حضرت مسیح موعود نے بیان فرمائے ہیں کہ:۔

"اللہ جلشانہٗ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو صاحب خاتم بنایا یعنی آپ کو افاضۂ کمال کے لئے مُہر دی جو کسی اور نبی کو نہیں دی گئی۔ اسی وجہ سے آپؐ کا نام خاتم النّبیّین ٹھہرا یعنی آپؐ کی پیروی کمالات نبوت بخشتی ہے اور آپؐ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے۔" (حقیقۃ الوحی حاشیہ ص۹۷)

خاتم النّبیّین کے یہ معنی لغت سے ثابت ہیں۔ خاتم النّبیّین کے یہ معنی بزرگوں میں مسلّم ہیں مفردات راغب میں جو قرآن کریم کی مستند لغت ہے لکھا ہے:۔

"الختم والطبع یقال علی وجھین مصدر ختمتُ وطبعتُ وھو تاثیر

الشیٔ کنقش الخاتم والطابع"

فرماتے ہیں ختم کے معنی کیا ہیں؟ کہتے ہیں ختم اور طبع عربی زبان میں دو لفظ ہم معنی ہیں اور مفہوم ان کا یہ ہے تاثیر الشیٔ کنقش الخاتم ایک شے کا مؤثر ہونا دوسرے وجود میں جس طرح کہ انگوٹھی اپنا نقش پیدا کرتی ہے۔ جس طرح مُہر اپنا نقش پیدا کرتی ہے۔ پس خاتم کا اصل کام یہ ہے کہ جو نقوش اس کے اندر موجود ہیں وہ مؤثر ہوں ایک دوسرے وجود میں۔ یہ اس کے حقیقی اور اصلی اور وضعی معنی ہیں۔ چنانچہ حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند یہی معنی خاتم کے بیان فرماتے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں:۔

"عوام کے خیال میں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں۔ مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم و تاخر زمانی میں بالذات کوئی فضیلت نہیں۔ پھر مقام مدح میں ولکن رسول اللہ وخاتم النّبیّین فرمانا کیونکر صحیح ہو سکتا ہے۔" (تحذیر الناس صفحہ ۳)

فرماتے ہیں کہ عوام الناس تو بس یہی کہتے ہیں کہ آپؐ آخری نبی ہیں۔ لیکن کسی شخص کے پہلے آجانے میں اور کسی شخص کے آخر میں آنے میں ذاتی طور پر کوئی فضیلت نہیں ہے۔ بتاؤ مقام مدح میں یہ لفظ استعمال ہوا ہے یا نہیں؟ ہر مسلمان یہی کہے گا۔ یہ لفظ مقام مدح میں استعمال ہوا ہے۔ فرماتے ہیں۔ محض

آخری ہوتا تو اپنے اندر ہرگز مدح کا کوئی پہلو نہیں رکھتا۔ لیکن یہ لفظ آپ کی ذاتی خوبی بیان کرنے کے لئے ہے اور ذاتی خصوصیت کو بیان کرنے کے لئے ہے۔ آپ فرماتے ہیں پھر معنی اس کے یہ ہیں:۔

"خاتم بفتح تا کا اثر اور فعل مختوم علیہ پر اس طرح ہوتا ہے۔ جس طرح موصوف بالذات کا اثر موصوف بالعرض میں ہوتا ہے"

گویا مولانا فرماتے ہیں خاتم النّبیّین کے معنی یہ ہیں کہ رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی نبوت بالذّات ہے اور سوا آپؐ کے اور تمام نبیوں کی نبوتیں آپؐ کا فیض ہیں۔ یہ معنی ہیں خاتم النّبیّین کے جو مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی نے بیان فرمائے ہیں اور دیو بندی حضرت مولانا کی اس تشریح کو لفظاً قبول کرتے ہیں مگر معناً قبول نہیں کرتے۔

مولانا نے یہ معنی بیان کرنے کے بعد اپنی کتاب تحذیر الناس کے صفحہ ۲۸ پر یہ فرمایا ہے کہ خاتم النّبیّین کے جو معنی میں نے بیان کئے ہیں ان معنی سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی فضیلت انبیاء کے افراد خارجی پر ہی ثابت نہیں ہو جاتی بلکہ افراد مقدرہ پر بھی ثابت ہو جاتی ہے۔ افراد خارجی سے مراد وہ نبی ہیں جن کا وجود دنیا میں آچکا جو خارج میں پائے گئے جو نبی ہو چکے ان پر بھی فضیلت ثابت ہوتی ہے اور جن کا ہونا تجویز کیا جائے ان پر بھی فضیلت ثابت ہوتی ہے اس لئے آگے فرماتے ہیں:۔

"بالفرض اگر بعد زمانہ نبوی صلے اللہ علیہ وسلم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہیں آئے گا۔"

اللہ تعالےٰ کی ہزار ہزار رحمتیں حضرت مولانا محمد قاسم پر نازل ہوں جب مسیح موعود کا زمانہ قریب آرہا تھا اللہ تعالےٰ نے ان پر ختم نبوت کی حقیقت منکشف فرما دی اور ڈنکے کی چوٹ انہوں نے اعلان کر دیا۔ کہ خاتم النّبیّین کے بعد اگر بالفرض کوئی نبی پیدا ہو جائے۔ وہ یہ نہیں کہتے کہ اگر بالفرض کوئی نبی آجائے وہ کہتے ہیں کہ اگر بالفرض کوئی نبی پیدا ہو تو خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہیں آئے گا۔ اس عبارت کو دیو بندی علماء صحیح تسلیم کرتے ہیں کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ لیکن وہ کہتے کیا ہیں۔ عجیب بات کہتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ مولانا نے خاتمیت مرتبی کو ملحوظ رکھ کر یہ فقرہ فرمایا ہے یعنی خاتم النّبیّین کے ہیں دو معنی۔ ایک معنی ہیں خاتمیت مرتبی کہ نبی کریم کی نبوت بالذّات ہے اور سوا آپؐ کے اور نبیوں کی نبوت بالعرض ہے یعنی آپ کے واسطہ سے ہے۔ ان معنی کو ملحوظ رکھ کر وہ کہتے ہیں کہ۔ . . . .

. . . . اگر کوئی نبی پیدا ہو جائے تو خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہیں آئے گا۔ کہتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ خاتمیت مرتبی میں کچھ فرق نہیں آئے گا۔ خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہیں آئے گا۔ خاتمیت مرتبی میں کچھ فرق نہیں آئے گا۔ لیکن چونکہ وہ خاتمیت زمانی کے بھی قائل ہیں

اس لئے نبی پیدا نہیں ہو سکتا۔

میرے دوستو! اور بھائیو! حضرت مولانا محمد قاسم صاحب لاریب خاتمیت مرتبی کو ملحوظ رکھ کر یہ فقرہ لکھ رہے ہیں۔ مگر خدا نے ان کے ہاتھ سے ایک عجیب بات لکھائی ہے۔ مولوی محمد قاسم صاحب یہ نہیں فرماتے "بالفرض اگر بعد زمانہ نبوی صلّی اللہ علیہ وسلم کوئی نبی پیدا ہو جائے تو خاتمیت مرتبی میں کچھ فرق نہیں آئے گا۔" وہ یہ بھی نہیں فرماتے کہ "خاتمیت بالذات میں کچھ فرق نہیں آئے گا۔" وہ فرماتے ہیں "خاتمیتِ محمدی میں کچھ فرق نہیں آئے گا۔" خاتمیت محمدیؐ جامع ہے ہر قسم کی خاتمیت کو۔ خاتمیت محمدیؐ جامع ہے۔ خاتمیت مرتبی کو خاتمیت محمدیؐ جامع ہے۔ خاتمیتِ زمانی کو خاتمیتِ محمدیؐ جامع ہے۔ خاتمیت مکانی کو اگر کوئی اور خاتمیت ہے تو اس کی بھی جامع ہے۔ **خاتمیتِ محمدیؐ سے مراد محض خاتمیت مرتبی لینا یہ درحقیقت اعتراف ہے کہ ہمارا مؤقف صحیح ہے۔ کیونکہ خاتمیتِ محمدیؐ تو ہر قسم کی خاتمیت پر مشتمل ہے۔**

پس مولانا کا مذہب یہ ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلّم کے بعد نبی پیدا ہو سکتا ہے۔ خاتمیت مرتبی کے فیض سے اور ایسے نبی کے پیدا ہونے میں خاتمیتِ زمانی روک نہیں جو حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم کے مقابلہ میں کھڑا نہ ہو بلکہ آپؐ کے دین کا خادم ہو اور آپؐ کا رُوحانی فرزند اور آپؐ

کے نُور نبوّت کا عکس وظلّ ہو۔

اب میں ایک اور طرح اس مسئلہ کو واضح کرنا چاہتا ہوں۔ ہمارے دیوبندی بھائی کہتے ہیں کہ مولانا خاتمیّت زمانی کے قائل ہیں تو وہ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ نبی پیدا ہو سکتا ہے۔ یہ تو انہوں نے صرف خاتمیّتِ مرتبی کے پیشِ نظر کہا ہے سُبحان اللہ! اگر یہ بات سچی ہو تو سر آنکھوں پر۔ ہم ماننے پر تیار ہیں۔ ہم جھوٹ کے طرفدار نہیں۔ ہم سچائی کو ماننے والی قوم ہیں۔ مگر خاتمیتِ زمانی کے یہ معنی باطل ہیں۔ مولانا محمد قاسم صاحب خاتمیّت زمانی کو اس معنی میں نہیں مانتے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلّم مطلق آخری نبی ہیں۔ مولانا کیا دنیا کا کوئی عالم مسلمانوں میں ایسا نہیں ہے۔ اہل السنّت میں سے ایک بھی ایسا عالم نہیں ہے جو خاتمیتِ زمانی کو علی الاطلاق مانتا ہو یعنی محض آخری نبی سمجھتا ہو۔ نبی کریم صلّے اللہ علیہ وسلّم کو۔ یہ علماء آپ کو آخری نبی مانتے ہیں بعض قیود کے ساتھ جب قید لگ گئی تو اطلاق اُٹھ گیا۔ تو مطلق آخری نبی علماء اہل السنّت میں سے کسی نے نہیں مانا آنحضرت صلّے اللہ علیہ وسلّم کو۔ بلکہ کسی نہ کسی قید کیساتھ آخری نبی مانا ہے۔ مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی، اللہ تعالےٰ ان پر رحمت فرمائے۔ وہ فرماتے ہیں کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم کو انبیاء کے اوّل کیوں نہیں رکھا گیا درمیان میں کیوں نہیں رکھا گیا۔ آخر میں کیوں رکھا گیا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم اوّل نبی ہوتے تو آپؐ کا ملِ شریعت

لے کر آتے اور آپؐ کی شریعت کے بعد جو شریعت آتی کسی دوسرے نبی پر وہ یا تو ناقص ہوتی یا کامل ہوتی۔ اس بحث میں وہ پڑے ہیں کہ نہ تو درمیان میں کوئی شریعت کاملہ آسکتی ہے نہ اوّل ایسی شریعت آسکتی ہے۔ البتہ آخر میں ایسی شریعت آسکتی ہے۔ یہ بات تحذیر النّاس میں لکھی ہوئی موجود ہے (صفحہ ۸)

پس ان کے نزدیک خاتمیتِ زمانی کا مفہوم یہ ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلّم آخری شارع نبی ہیں۔ اور کوئی نئی شریعت والا نبی آپؐ کے بعد نہیں آسکتا۔ لیکن فرض کرلو کہ علماء دیوبند درست کہتے ہیں کہ مولانا کے مدّنظر خاتمیّتِ زمانی علی الاطلاق ہے۔ یعنی ان کے نزدیک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلّم مطلق آخری نبی ہیں اس لئے آپؐ کے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہوسکتا تو میرا اعلان یہ ہے کہ اس صورت میں مولانا محمّد قاسم نانوتوی کا یہ فقرہ سراسر کذب بیانی ہوگا۔ جھوٹ ہوگا۔ قضیۂ کاذبہ ہوگا۔ اس لئے ان کو یوں کہنا چاہیئے تھا کہ:۔

"بالفرض اگر بعد زمانہ نبوی صلے اللہ علیہ وسلّم کوئی نبی پیدا ہو تو خاتمیت محمدی میں فرق آجائے گا"

بتاؤ! اگر کوئی نبی پیدا ہوجائے تو خاتمیت محمدی میں فرق آئے گا یا نہیں؟ دیوبندی کہتے ہیں "خاتمیّت محمدی میں فرق آجائے گا۔" مولانا محمد قاسم صاحب کہتے ہیں خاتمیّت محمدی میں فرق نہیں آئے گا۔" یہ تبھی ہوسکتا ہے

کہ آپکے اس قضیہ کو صادق سمجھا جائے یعنی یہ فقرہ انکا سچا سمجھا جائے یہ فقرہ درحقیقت سچا ہے۔ کوئی دیوبندی جرأت کے ساتھ نہیں کہہ سکتا کہ مولانا محمد قاسم کا یہ فقرہ جھوٹا ہے یا قضیۂ کاذبہ ہے اگر یہ قضیۂ صادقہ ہے۔ اگر یہ فقرہ سچا ہے تو پھر سوچ لو اور خوب غور کرلو کہ "خاتمیّت محمدی میں فرق نہیں آئے گا" کے الفاظ تبھی درست ہوسکتے ہیں کہ خاتم النّبیّین صلی اللہ علیہ وسلّم کے بعد آپؐ کے فیض سے آپؐ کی غلامی میں کوئی نبی پیدا ہوسکے ورنہ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی جیسا عالم اور فہیم انسان اجتماع نقیضین کا قائل تھا۔ یعنی ایک عقیدہ ان کا یہ تھا کہ نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی پیدا ہوسکتا ہے اور ایک عقیدہ یہ تھا کہ نبی پیدا نہیں ہوسکتا یعنی خاتمیتِ مرتبی کا مفہوم ان کے نزدیک یہ تھا کہ نبی پیدا ہوسکتا ہے اور خاتمیّت زمانی کا مفہوم یہ تھا کہ نبی پیدا نہیں ہوسکتا۔ نقیض اور کسے کہتے ہیں۔ "پیدا ہوسکتا ہے" نقیض ہے "پیدا نہیں ہوسکتا" کی اور "پیدا نہیں ہوسکتا" نقیض ہے "پیدا ہوسکتا ہے" کی۔ یہ دونوں عقیدے ایک دوسرے کی نقیضین ہیں۔

پس اس صورت میں یہ تسلیم کرنا پڑے گا اور کتنی بڑی خرابی ہے یہ کہ مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی کا عقیدہ اجتماع نقیضین کا حامل ہے وہ دو نقیضوں کو صحیح مان رہے ہیں۔ دنیا کا کوئی عالم کوئی معقول انسان اجتماع نقیضین کا

قائل نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ اجتماع نقیضین محال ہے۔

پھر دوسری بات میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ مولانا کے متعلق یہ خیال کرنا پڑے گا کہ وہ کہتے ہیں کہ حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اُمت سے نبی پیدا ہوسکتا ہے اور پھر دوسری طرف کہہ دیتے ہیں کہ پیدا نہیں ہوسکتا تو گویا انہیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے وجود میں دو متضاد باتیں جمع کرنے کا قائل قرار دینا پڑتا ہے۔

پس حقیقت یہ ہے کہ جو کچھ مولانا محمد قاسم صاحب کی طرف دیوبندی اصحاب منسوب کر رہے ہیں وہ منسوب نہیں ہوسکتا یہ کلام بالکل واضح ہے اور یہ کلام بالکل صاف ہے اس میں کوئی پیچیدگی نہیں کہ خاتم النبیین کے بعد آپؐ کے فیض سے امت میں نبی پیدا ہوسکتا ہے۔ اُمت سے باہر کوئی نبی نہیں آسکتا خاتمیت زمانی صرف تشریعی نبی اور اُمت سے باہر نبی کے آنے میں روک ہے یہ عقیدہ مانو تو اجتماع نقیضین نہیں ہوگا اور خاتمیت مرتبی اور خاتمیت زمانی میں کوئی تخالف اور تضاد نہیں رہے گا اور مولوی محمد قاسم صاحب کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود میں دو متضاد اور متناقض معنوں کے جمع ہونے کا قائل نہیں ہونا پڑے گا ورنہ مولوی محمد قاسم صاحب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وجود میں خاتم النبیین کے دو متضاد اور متناقض معنے جمع قرار دینے والے قرار پائیں گے۔

ہمارے بریلوی بھائی جو ہیں وہ مولوی محمد قاسم صاحب سے انکی اس عبارت کی وجہ سے بہت ناراض ہیں۔ اصل میں یہ ان کے حسد اور بغض کا مظاہرہ ہے ورنہ مولوی محمد قاسم صاحب تو ایک فرشتہ تھے اور فرشتوں سے بھی لوگ بغض کرنے لگ جاتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں مولوی محمد قاسم نے بڑی غلطی کھائی جو آپ نے یہ لکھ دیا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت بالذات ہے اور باقی انبیاء کی نبوت بالعرض ہے جس کے یہ معنی ہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت مستقل ہے اور باقیوں کی عارضی یعنی بالعرض کے معنی عارضی لیتے ہیں۔ مگر مولوی محمد قاسم صاحب بالعرض کے یہ معنی بیان فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کسی کا فیض نہیں اور دوسرے انبیاء کی نبوت آپؐ کا فیض ہے بالکل یہی عقیدہ بریلوی علماء کا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض سے تمام نبی نبی ہوئے ہیں۔ چنانچہ رسالہ رضوان یکم فروری ۵۷ء میں ایک بریلوی عالم نے ایک مضمون لکھا ہے جس میں مولانا محمد قاسم پر اعتراض کرتے ہوئے بالآخر انہیں تسلیم کرنا پڑا ہے کہ اسلامی عقیدہ یہ ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے واسطے سے تمام نبی پیدا ہوئے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں:-

"یہ بات حق ہے کہ ابتداء سے لے کر تا ابد جس کو نعمت ملی ہے اس کا خالق اللہ تعالےٰ ہے اور قاسم (تقسیم کرنے والے اس کے۔ ناقل) حضور اکرمؐ ہیں جس کو جو نعمت ملی وہ حضور کے وسیلہ اور واسطہ سے ملی ہے

تو اصول کے لحاظ سے یہ کہنا حق ہے کہ انبیاء کی نبوت بھی حضور کے صدقہ اور وسیلہ سے ملی ہے ''۔

پس علمائے بریلی کی مولوی محمد قاسم صاحب نانوتویؒ سے لفظی نزاع ہے۔ درحقیقت وہ مولوی محمد قاسم صاحبؒ کے مذہب کو بالکل برحق اور درست مانتے ہیں اور ان کا یہ مذہب ہمارے عقیدہ کے مطابق ہے۔

میں نے بتایا ہے کہ خاتم النبیین کے دو مفہوم ہیں ایک خاتمیتِ مرتبی اور دوسرے خاتمیتِ زمانی۔ امام علی القاریؒ خاتمیتِ زمانی کا مفہوم یہ بیان فرماتے ہیں (نوٹ کر لیجئے گا۔ اس کا کوئی جواب نہیں ہو سکتا)

"المعنٰی انّہٗ لَا یَاْتِیْ بَعْدَہٗ نَبِیٌّ یَنْسَخُ مِلَّتَہٗ وَلَمْ یَکُنْ مِنْ اُمَّتِہٖ"

(موضاعات کبیر صفحہ ۵۹)

خاتم النبیین کے معنی یہ ہیں کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا جو آپ کی ملّت کو منسوخ کرے یعنی آپ کی شریعت کو منسوخ کرے اور آپ کی امت میں سے نہ ہو۔

دیکھو خاتمیتِ زمانی علی الاطلاق تسلیم نہیں کی گئی بلکہ خاتمیت زمانی کو دو شرطوں کے ساتھ مقید کر دیا گیا ہے اور اس کا مفہوم یہ بیان کیا گیا ہے کہ آپ کے بعد کوئی شریعت لانے والا نبی نہیں آ سکتا اور آپ کی امت سے باہر کوئی نبی نہیں آ سکتا۔ پس اگر امت میں نبی آ جائے اور وہ شارع نہ ہو تو ایسے

نبی کا آنا حضرت امام علی القاری کے نزدیک خاتمیتِ زمانی کے خلاف نہیں۔

کہا جاتا ہے کہ اس بات پر اجماع ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلّم کے بعد نبی نہیں آ سکتا جس حد تک اجماع ہے میں اس کا قائل ہوں۔ اور ہماری جماعت قائل ہے مگر اجماع اس بات پر ہے کہ رسول کریم صلّی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی مستقل نبی نہیں آ سکتا۔ اس بات پر اُمّت میں کبھی اجماع نہیں ہوا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے فیض سے کوئی امتی نبی بھی نہیں آ سکتا۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ امت اس بات کی قائل ہے کہ مسیح موعود نبی بھی ہے اور امتی بھی ہے۔ میں شروع میں یہ بتا چکا ہوں کہ علمائے اسلام مسیح موعود کی آمد کو امتی نبی کی حیثیت میں مانتے ہیں۔

اب ہمارا ان دوستوں سے اختلاف ہے۔ اپنے ان پیارے بھائیوں سے اختلاف ہے جن کے لئے ہمارے دل میں تڑپ ہے کہ وہ خدا کے مسیح کو پہچان لیں۔ ہمارا ان سے اختلاف صرف ایک بات میں ہے اور وہ اسلام کی خیر خواہی کے لئے ہے۔ وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلّم کی عزت کے قیام کے لئے ہے وہ اختلاف یہ ہے کہ مسیح موعود کی شخصیت کی تعین کی جائے۔ دوسرے علماء یہ کہتے ہیں کہ مسیح موعود اسرائیلی نبی ہیں اور وہ امتی بھی ہوں گے اور نبی بھی۔ اور ہم کہتے ہیں کہ مسیح موعود ایک امتی فرد ہے جو رسول کریمؐ کے خادموں اور غلاموں میں سے پیدا

ہونیوالا تھا۔جتبک مسیح موعود پیدا نہیں ہوا اس وقت تک ان لوگوں کی غلطیاں
قابل معافی تھیں جب خدائی فیصلہ کے مطابق تقدیر ازلی ظہور میں آئی اور مسیح موعود
عالم وجود میں آگئے تب کسی شخص کو یہ حق نہیں ہے کہ وہ ان سے اختلاف کرے
کیونکہ مسیح موعود حکم و عدل ہے۔حدیث کا فیصلہ ہے اس کا فیصلہ ماننا پڑے گا
حضرت بانی جماعت احمدیہ نے بتایا کہ مسیح ناصری وفات پا گئے۔خود نہیں کہا۔آپ
پر وحی ہوئی الہام نازل ہوا

"مسیح ابن مریم رسول اللہ فوت ہو گیا ہے۔اور اسکے رنگ
میں ہو کر خدا کے وعدہ کے موافق تو آیا ہے وَكَانَ وَعْدُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا"

نیز فرمایا ہے:۔

جَعَلْنَاكَ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ ۔

ہم نے تمہیں مسیح ابن مریم بنا دیا ہے۔

وہ جو موعود مسیح ابن مریم تھا اسکی پیشگوئی کو میرزا غلام احمد قادیانی کے وجود میں پورا
کر دیا۔خدا آسمان سے یہ اعلان کرتا ہے کہ مسیح ابن مریم تو ہے اور میں تجھے مسیح ابن مریم اس
لئے قرار دیتا ہوں کہ تو مسیح اسرائیلی کے رنگ میں ہو کر آیا ہے۔خدا فرماتا ہے:۔
"أَنْتَ أَشَدُّ مُنَاسَبَةً بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَأَشْبَهُ النَّاسِ بِهٖ خُلْقًا وَخَلْقًا
وَزَمَانًا" تیری مسیح ناصری علیہ السلام سے شدید مناسبت ہے اور تو خلقت
میں اور خلق میں اور زمانے کے لحاظ سے ان سے شدید مشابہت

رکھتا ہے۔

پس یہ خدائی فیصلہ ہے۔اگر کہو کہ اس بات پر اجماع امت ہے کہ
عیسیٰ بن مریم رسول اللہ آئیں گے تو دیکھو میں بآواز بلند یہ کہتا ہوں
کہ اُمت کا اس بات پر کبھی اجماع نہیں ہوا کہ عیسیٰ بن مریم رسول
اللہ آئیں گے بلکہ امت کے اندر یہ عقیدہ ہمیشہ فیہ رہا ہے۔
ایک گروہ اس بات کا قائل رہا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام خود آئیں گے
اور دوسرا گروہ اس بات کا قائل رہا ہے کہ عیسیٰ کا ہم صفت کوئی اور شخص
آئے گا۔چنانچہ اقتباس الانوار میں لکھا ہے:۔

"بعضے بر آنند کہ روح عیسیٰ در مہدی بروز کند و نزول عبارت
از ہمیں بروز است مطابق ایں حدیث کہ لا مہدی الا عیسیٰ"
یعنی بعض یہ کہتے ہیں کہ مسیح جو ہے وہ بروز کے طور پر آئے
گا اور درحقیقت مہدی جو ہے وہی مسیح قرار دیا جائے گا۔

خریدۃ العجائب میں امام سراج الدین ابن الوردی کہتے ہیں:۔
"وَقَالَتْ فِرْقَةٌ مِنْ نُزُوْلِ عِيْسٰى خُرُوْجُ رَجُلٍ يُشْبِهُ
عِيْسٰى فِي الْفَضْلِ وَالشَّرَفِ كَمَا يُقَالُ لِلرَّجُلِ الْخَيْرِ
مَلَكٌ وَلِلشَّرِيْرِ شَيْطَانٌ وَلَا يُرَادُ بِهِمَا الْأَعْيَانُ"
فرماتے ہیں کہ:۔

ایک فرقہ اس عقیدہ پر رہا ہے کہ نزولِ عیسٰی سے مراد کسی اور آدمی کا نکلنا ہے جو عیسٰی سے فضل اور شرف میں مشابہ ہو گا جس طرح ایک نیک آدمی کو فرشتہ کہہ دیتے ہیں اور ایک شریر آدمی کو شیطان کہہ دیتے ہیں اور اس سے اصلی فرشتہ اور شیطان مراد نہیں ہوتا۔

(خریدۃ العجائب وفریدۃ الرغائب صفحہ ۲۱۴)

پس اجماع کا دعویٰ باطل ہے۔ اجماع ہو ہی نہیں سکتا تھا۔ یہ تو اس جگہ اصولی طور پر باطل ہے کیونکہ فقہ حنفیہ میں یہ مسلّم ہے۔

اَمَّا فِی الْمُسْتَقْبَلَاتِ کَاَشْرَاطِ السَّاعَۃِ وَاُمُوْرِ الْاٰخِرَۃِ فَلَا (اِجْمَاعَ) عِنْدَ الْحَنَفِیَّۃِ۔

کہ امورِ مستقبلہ میں جیسے قیامت کی علامات وغیرہ اس میں حنفیہ کے نزدیک اجماع نہیں ہو سکتا۔

فَاِنَّہٗ لَا مَدْخَلَ لِلْغَیْبِ فِی الْاِجْتِہَادِ

اس لئے کہ اجتہادی امور جو ہیں وہ غیب کے اندر کوئی دخل نہیں رکھتے۔

غیب کے بارہ میں کوئی کیسے اجتہاد کر سکتا ہے۔ وہ کرتا رہے لیکن اس کا اجتہاد غلط بھی ہو سکتا ہے۔ صحیح بھی ہو سکتا ہے۔ پس مسیح اسرائیلی

کے دوبارہ آنے کے متعلق اگر کوئی دعویٰ کرتا ہے کہ یہ عقیدہ اجماعی ہے تو میں کہتا ہوں۔ یہ بالکل باطل خیال ہے۔ مسیح ناصری اسرائیلی کے آنے پر اُمّتِ محمدیہ میں کبھی اجماع نہیں ہوا۔

میرے دوستو اور بھائیو! کہا جاتا ہے کہ حدیث میں لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ کے الفاظ آئے ہیں ٹھیک ہے۔ میں کہتا ہوں، ایک حدیث نہیں ہزار حدیث پیش کریں جن میں یہ لکھا ہو کہ نبی نہیں آ سکتا۔ ہم تو حضرت مرزا صاحب کو صرف نبی نہیں مانتے بلکہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی مانتے ہیں۔ جو حدیثیں ہمارے مخالف علماء ہمارے سامنے پیش کرتے ہیں۔ ان میں تو صرف نبی کا انقطاع بیان ہوا ہے نہ کہ امتی نبی کا۔ کوئی ایک حدیث میرے سامنے پیش نہیں کی جا سکتی جس میں یہ کہا گیا ہو۔ کہ امتی نبی نہیں آ سکتا۔

پچھلے دنوں میرا ایک مناظرہ ہوا مولوی لال حسین صاحب اختر سے۔ اس میں میں نے یہ چیلنج دیا کہ لاؤ کوئی ایسی حدیث اگر تمہارے پاس ہے جس میں یہ لکھا ہو کہ امتی نبی نہیں آ سکتا۔ تم جو حدیثیں پیش کرتے ہو مجھے ساری مسلّم ہیں۔ ان میں تو صرف نبی کے آنے کا انقطاع ہے۔ ہم کہتے ہیں امتی نبی آ سکتا ہے۔ آؤ میں تمہیں بتاتا ہوں کہ امتی نبی آ سکتا ہے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:-

«ابو بکرٍ اَفْضَلُ هٰذِهِ الاُمَّةِ اِلَّا اَنْ یَکُوْنَ نَبِیٌّ ۔»

(کنوز الحقائق فی حدیث خیر الخلائق ص۴)

ابو بکر اس امت میں سب سے افضل ہیں۔ پر اگر کوئی نبی پیدا
ہو جائے تو اس سے افضل نہیں۔

میں نے معنے کئے ہیں "نبی پیدا ہو جائے تو اس سے افضل نہیں۔" یہ "پیدا ہو جانا" معنے میں نے کہاں سے لئے۔ سنئے! اِلَّا اَنْ یَکُوْنَ نَبِیٌّ میں یَکُوْنَ کا جو لفظ ہے اس کا مصدر کَوْن ہے عربی میں اس کے معنی ہیں نیست سے ہست ہونا۔ عدم سے وجود میں آنا۔ قرآن مجید میں ہے:۔

اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ شَيْئًا اَنْ يَّكُوْنَ فَيَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ

جب خدا کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے۔ ابھی وہ چیز موجود نہیں ہوتی۔ کہتا ہے ہو جا تو وہ چیز وجود میں آجاتی ہے۔

پس میرے آقا اور مولیٰ افضل الانبیاء فخر المرسلین فرماتے ہیں۔ ابو بکر اس امت میں سب سے افضل ہیں پر اگر کوئی نبی پیدا ہو جائے تو اس سے افضل نہیں ہوں گے۔ معلوم ہوا کہ نبی کے پیدا ہونے کا امکان ہے۔ اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلّم اپنے آپ کو مطلق آخری نبی ہرگز نہیں سمجھتے تھے۔

ایک اور حدیث پیش کر کے میں اپنی تقریر کو ختم کرنا چاہتا ہوں۔ میں نے بزرگوں کے زیادہ حوالوں کو نہیں لیا۔ دیگ میں سے چند چاول سے ہی پتہ لگ جاتا ہے کہ دیگ پک گئی ہے۔ ساری دیگ پکی ہوئی ہے اور ہمارے حق میں ہے۔

احباب کرام:۔ میں نے کتاب لکھدی ہے "مقام خاتم النبیین" اس میں ساری دیگ کی دیگ آگئی ہے۔ خدا تعالیٰ نے مجھے اس دفعہ توفیق دی یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے میں ایک عاجز اور حقیر آدمی ہوں اور سلسلہ کا ایک ادنیٰ خادم ہوں لیکن مجھے خدا نے توفیق دی کہ اس سال مقام نبوت کے متعلق دو کتابیں شائع کروں ایک کتاب بنام غلبۂ حق غیر مبائعین کی ایک کتاب "فتح حق" کے ردّ میں لکھی ہے جس کا کل حضرت امیر المومنین اعلان کر چکے ہیں۔ اور دوسری کتاب "عقیدۃ الامۃ فی معنی ختم النبوۃ" مصنفہ پروفیسر خالد محمود صاحب کے جواب میں لکھی ہے اور میں نے دونوں گروہوں پر خدا کے فضل سے حجّت تمام کر دی ہے

یاد رکھیئے اور یہ بات جو ہے قطعی اور یقینی ہے کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے دوبارہ آنے کا اُمّت میں کبھی اجماع نہیں ہوا۔

وہ آخری حدیث جو میں پیش کرنا چاہتا ہوں جس کو میں نے مختلف مجالس میں پیش کیا اور کوئی جواب نہیں پایا۔ وہ حدیث[1] یہ ہے:۔ امام

---

[1] حدیث کے الفاظ یہ ہیں:۔

اَخْرَجَ اَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

جلال الدین سیوطی اپنی کتاب "الخصائص الکبریٰ" میں حضرت انسؓ سے روایت بیان کرتے ہیں کہ خدا نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا جو لوگ احمدؐ پر ایمان نہیں لائیں گے میں ان کو جہنم میں داخل کروں گا خواہ کوئی بھی ہو۔ موسیٰؑ نے کہا احمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کون ہیں؟ خدا نے کہا وہ میرے سب سے مقرب بندے ہیں۔ میں نے ان کا نام عرش پر اپنے نام کے ساتھ لکھ رکھا ہے زمین و آسمان کے پیدا ہونے سے پہلے اور انکی امت جو ہے وہ سب سے پہلے جنت میں داخل ہوگی۔ موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا وہ کون لوگ ہیں تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا الحمّادون بڑی حمد کرنیوالے لوگ ہیں یحمدون صعودًا وھبوطًا وہ چڑھائی پر چڑھتے ہوئے بھی خدا کی حمد کرتے ہیں

بقیہ حدیث صفحہ گزشتہ

وَسَلَّمَ اَوْحَى اللّٰهُ اِلٰى مُوْسٰى نَبِيِّ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ اَنَّهُ مَنْ لَقِيَنِيْ وَهُوَ جَاحِدٌ بِاَحْمَدَ اَدْخَلْتُهُ النَّارَ قَالَ يَا رَبِّ وَمَنْ اَحْمَدُ قَالَ مَا خَلَقْتُ خَلْقًا اَكْرَمَ عَلَيَّ مِنْهُ كَتَبْتُ اِسْمَهُ مَعَ اِسْمِيْ فِي الْعَرْشِ قَبْلَ اَنْ اَخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اِنَّ الْجَنَّةَ مُحَرَّمَةٌ عَلٰى جَمِيْعِ خَلْقِيْ حَتّٰى يَدْخُلَهَا هُوَ وَاُمَّتُهُ قَالَ وَمَنْ اُمَّتُهُ قَالَ الْحَمَّادُوْنَ يَحْمَدُوْنَ صُعُوْدًا وَهُبُوْطًا وَعَلٰى كُلِّ حَالٍ يَشُدُّوْنَ اَوْسَاطَهُمْ وَيُطَهِّرُوْنَ اَطْرَافَهُمْ صَائِمُوْنَ بِالنَّهَارِ رُهْبَانٌ بِاللَّيْلِ اَقْبَلُ مِنْهُمُ الْيَسِيْرَ وَاُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ بِشَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ اجْعَلْنِيْ نَبِيَّ تِلْكَ الْاُمَّةِ قَالَ نَبِيُّهَا مِنْهَا قَالَ اجْعَلْنِيْ مِنْ اُمَّةِ ذٰلِكَ النَّبِيِّ قَالَ اسْتَقْدَمْتَ وَ

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

اترائی میں بھی خدا کی حمد کرتے ہیں۔ یَشُدُّوْنَ اَوْسَاطَهُمْ وَيُطَهِّرُوْنَ اَطْرَافَهُمْ صَائِمُوْنَ بِالنَّهَارِ وَرُهْبَانٌ بِاللَّيْلِ انہوں نے عبادت الٰہی کے لئے کمریں کسی ہوئی ہیں۔ وہ باوضو رہتے ہیں۔ دن کو روزہ رکھتے ہیں رات کو عبادت کرتے ہیں اَقْبَلُ مِنْهُمُ الْيَسِيْرَ میں ان کے چھوٹے سے چھوٹے عمل کو قبول کروں گا وَاُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ بِشَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور کلمہ شہادت کی برکت سے انہیں جنت میں داخل کرونگا موسیٰ علیہ السلام نے خواہش کی۔ لکھا ہے حدیث میں اِجْعَلْنِيْ نَبِيَّ تِلْكَ الْاُمَّةِ اے خدا مجھے اس امت کا نبی بنا دے یعنی محمد رسول اللہ کی امت کا مجھے نبی بنا دے خدا نے جواب دیا رلوٹ کرنے والا جواب ہے۔ حدیث قدسی ہے خدا کے الفاظ ہیں) نَبِيُّهَا مِنْهَا اس امت کا نبی امت میں سے ہوگا۔ خدا کے نبی بڑے ذہین ہوتے ہیں اس موسیٰ علیہ السلام نے سوچا اب امتی ہونے کی درخواست کرنی چاہیئے۔ چنانچہ انہوں نے کہا اِجْعَلْنِيْ مِنْ اُمَّةِ ذٰلِكَ النَّبِيِّ۔ اچھا اگر میں اس امت کا نبی نہیں بن سکتا تو امتی ہی بنا دیجئے۔ موسیٰ علیہ السلام نے سوچا ہوگا نبوت پھر مانگ لونگا پہلے امتی بن لوں۔ خدا نے جواب میں کہا اِسْتَقْدَمْتَ وَاسْتَاْخَرَ وَلٰكِنْ سَاَجْمَعُ

بقیہ حدیث صفحہ گزشتہ:۔

اسْتَاْخَرَ وَلٰكِنْ سَاَجْمَعُ بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ فِيْ دَارِ الْجَلَالِ۔

(کفایة اللبیب فی خصائص الحبیب المعروف بالخصائص الکبریٰ الامام جلال الدین السیوطی جلد اوّل ص۱۲ مطبوعہ مطبع دائرة المعارف حیدرآباد دکن ز والرحمة المهداة)

بَیْنَکَ وَبَیْنَہٗ فِی دَارِ الْجَلَالِ ایسا نہیں ہو سکتا۔ تو پہلے ہو گیا ہے۔ محمد
رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلّم پیچھے ہوں گے۔ ہاں میں تم کو اور انہیں جنّت
میں اکٹھے کر دوں گا۔ دنیا میں تم ان کے امتی بھی نہیں بن سکتے۔

پس موسیٰ علیہ السلام امتی نہیں بن سکتے تو عیسیٰ علیہ السلام امتی کیسے
بن سکتے ہیں۔ جب موسیٰ علیہ السلام امتی نبی نہیں بن سکتے تو عیسیٰ علیہ السلام
امتی نبی کیسے بن سکتے ہیں۔ سوچنے والی بات ہے۔!!